ترجمہ

فیتھہ آف اسلام

یعنی

اصول عقاید اسلام

مولفہ

جناب ڈبلیو - ایچ - کوئلیم صاحب

(سولسٹر سپریم کورٹ آف جوڈیکیچر)

باہتمام جناب منشی مولی بخش صاحب

در مطبع اُردو گائیڈ طبع شد

کلکتہ

۱۸۹۱

دیباچۂ تالیف دوم

اس رسالۂ مختصر کی عالمگیر شہرت نے جسکی ...ل یہہ امر ہی کہ تالیف اول کی دو ہزار نسخے ...ہ مہینے کے عرصہ مین فروخت ہو جانے پر بھی اُسکی خواستگاری حسب دستور جاری رہی مجھکو ...مجبور کیا ہی کہ اُسکو دوسری بار چھاپکر مشتہر ...ن۔ لہذا مین نے غور کے ساتھہ رسالۂ ہذا پر نظر ثانی ...ی ہی اور اگرچہ اصل مضامین کی ایک سطر بھی ...گھٹائی نہین گئی ہی مگر ساتھہ اُسکے مین نے مناسب ...سمجھا کہ چند مقامون مین جو روایتین مندرج ہین ...زیادہ تر وسعت اور تشریح کے ساتھہ بیان کیجاوین *

علاوہ یہہ بیان رسالۂ مذکور کی شہرت کی قوی ...دلیل ہی کہ اُسکی طلبگاری مین میرے پاس ...سویٹزرلینڈ - سینٹ پیٹرسبرگ - سیلون - پنجاب ...للہ - بمبئی - لاہور و دیگر مقامات ہند - مصر - ...سٹریٹس سیٹلمینٹس - رنگون (برٹش برما) کے ...مسلمانون کے خطوط آئے اور رسالۂ مذکور کو فرمانروایان ...سلطنت نے جیسے کہ ہماری ملکۂ معظمہ انگلینڈ اور خدیو مصر ہین اپنی نظر قبول سے پڑھا اور بحصول اجازت اب اُسکا ترجمہ ترکی - فارسی - ہندوستانی - عربی اور دوسری زبانون مین ہورہا ہی - مین بھروسا کرتا ہون کہ یہہ چند اوراق اُس وقت کے حال پہنچانے مین مدد ہونگے جسکا ذکر قران مجید مین اس طور پر آیا ہی * (۱)

۳۲ ... اسٹریٹ لیورپول
۲۹ ذی الحجہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق } ڈبلو ایچ کیلم
۱۵ اگست ۱۸۹۰ عیسوی

---

(۱) ۱۱۰ سورہ (نصر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب ہم خیال کرتے ہیں کہ اسلام کو انگریزی سلطنت کے ساتھ ایک قریب تعلق ہی اور کئی کروڑ مسلمان اُسی سلطنت کے سایۂ عاطفت میں بسر اوقات کرتے ہیں اُسوقت یہہ بات حیرت انگیز معلوم ہوتی ہی کہ مذہب اسلام اور اُسکی تاریخ اور اُسکے پیروان کے حال سے لوگ عام طور پر اسقدر کم واقف ہیں اور اسلئے ہر ایک مدعی باطل اُس مذہب کے معتقدین کے برخلاف ایک جوش پیدا کرکے عوام الناس کو اُنکی جہالت اور لا علمی کی وجہ سے اکثر اوقات آسانی کے ساتھ غلطی اور دھوکے میں ڈال دیتا ہی - بہر حال اگر بنی نوع انسان کا ایک دوسرے کے ساتھ با صلح و آشتی رہنا اور ایک دوسرے کے ساتھ برائی کے عوض بھلائی کرنا فرض ہووے تو ہم اس اور اسی قسم کے مسائل کی نسبت جسقدر علم حاصل کریں کم ہی *

ڈیوڈ ارکوہارٹ نے اپنی دلپذیر کتاب " دی اسپرٹ آف دی ایسٹ " (روح مشرق) کی پہلی جلد کے دیباچہ میں جو سنہ ۱۸۳۹ میں چھپی مذہب اسلام کی بہترین اور مختصر ترین تعریف لکھی ہی اور وہ یہہ ہی :— اسلام بطور ایک دین کے کوئی نئے عقاید نہیں سکھلاتا اور نہ کوئی نئی وحی قایم کرتا

دیباچۂ تالیف اول

یہ رسالۂ مختصر کے مضامین پہلے نہیں لکچروں کی صورت میں لیورپول کے ورنن ہال میں پڑھے گئے تھے - مولف کے چند برادران دین نے تحریک کی کہ وہ رسالہ کی صورت میں بعرض اشاعت زیور طبع سے پیراستہ اور مزین کئے جاویں - چونکہ مولف نے اُن مواقع میں صرف چند یادداشتیں رکھی تھیں لہذا اُسے اُنکو موجودہ شکل میں دو بارہ لکھنا مناسب جانا - اُسکی بڑی تشویش خاطر اس امر میں رہی ہی کہ مسلمانوں کے عقاید دین کے ایک صحیح اور مختصر بیان کو جاے قلیل میں گنجایش دیوے وہ بھروسا کرتا ہی کہ یہہ طریق اختصار حد جائز سے متجاوز نہیں ہوا ہی اور یہہ مختصر رسالہ اُن اوہام باطل کے دور کرنے میں مفید ہوگا جو پیروان مذاہب مختلف کے دلوں میں متمکن اور جاگزیں ہوئے ہیں اور وہ عقاید اسلام کو صاف اور سنجیدہ صورت میں ناظرین کے پیش نظر کرنے میں کامیاب اور با مراد ہوا ہی *

جولائی ۱۸۸۹ ڈبلیو ایچ کولیم

دوسرے دن کے اخبار نامۂ ٹایمس میں مشتہر ہوئی
کئنن ٹیلر نے اپنی جو رائیں بیان کیں وہ غور اور
تحقیق کے ساتھ پڑھے جانیکے قابل ہیں - اس
مختصر رسالہ میں پوری تقریر کی گنجایش نہیں
ہی لہذا ہم اسکے ایک حصہ کو سطور ذیل میں نقل
کرتے ہیں :—

ریورنڈ کئنن آیزک ٹیلر نے کہا کہ دنیا کے ایک
سبع حصہ پر اسلام بحیثیت ایک مشنری مذہب
کے (یعنی وہ مذہب جسکی اشاعت بذریعۂ وعظ اور
صالح کے ہوتی ہی) دین مسیح سے زیادہ کامیاب
ہی - (اظہار حیرت) نہ صرف ایسے لوگوں کی تعداد
جنہوں نے بت پرستی ترک کرکے اسلام قبول کیا ہی
عیسائی نو مریدوں کی تعداد سے زیادہ ہی بلکہ
چند ملکوں میں دین عیسائی اسلام کے آگے پسپا ہوتا
جاتا ہی اور ساتھہ اُسکے یہہ بھی ایک مشہور بات
ہی کہ اسلامی قوموں میں تبدیل مذہب کی کوشش
رایگاں ہوتی ہی - نہ صرف ہم آگے نہیں بڑھتے بلکہ
اپنے مقام پر جمکے رہنا مشکل ہوتا ہی - دین اسلام
مراکو سے جاوا تک اور زنگبار سے چین تک پھیلا ہوا
ہی اور ملک افریقہ میں بڑی تیزگامی کے ساتھہ بڑھتا
جاتا ہی - وہ کانگو اور زمبزی کے ساحل پر اپنا قدم
جما چکا ہی اور اوگانڈا جو حبشی ریاستوں میں
سب سے زیادہ پر زور اور توانا ہی ابھی مشرف بہ
اسلام ہوا ہی - ہندوستان میں مغربی تہذیب
جو ہندو دھرم کی بیخ کنی کر رہی ہی اسلام

هی - اُسمیں پادریوں کا کوئی زمرۂ خاص نہیں هی اور نہ اُنکی حکومت هی - اُسنے لوگوں کو ایک دستور العمل بخشا هی اور انتظام سلطنت کا قاعدہ مرتب کردیا هی اور یہہ دونوں مذهب پر مبنی کئے گئے هیں *

ارکوهارٹ کے قول کی صحت کو بہت سے لوگوں نے تسلیم کیا هی - پالگریو - ویمبری - رالنسن - لیڈرڈ - رولنڈنڈ - استانلی اف آلڈرلی - ڈی چویسکی اور دوسروں نے اُسکے وقوف اور ثقاهت میں عقیدہ ادا هی اور اُسکے اقوال کا استدلال کیا هی - جس کسی سیاح کو مسلمان اقوام کے ساتهہ راہ و ربط پیدا کرنے کا اتفاق هوا هی اُسنے اُنکی نسبت ضرور کوئی عمدہ بات کہی هی - باوجود اسکے گریٹ برٹین میں راے جمہور پر کوئی اثر پیدا نہیں هوا هی - حق بات عام طور پر دریافت نہیں کیگئی هی کیونکہ انگریزی وہاں بولنے والے لوگوں کے گروہ کثیر نے دین مسیح کے ایک یا دوسرے فرقہ میں پرورش پانے کی جہت سے اس دارہ میں گویا تعصب کا ارث پایا هی اور اُسکو اپنے مذهب کا ایک لازمی حصہ قرار دے رکھا هی - چنانچہ جب کینن آیزک تیلر کی مانند انگلکن چرچ کے ایک معزز رکن نے ایک مذهبی جلسہ میں اپنے اعتقادات صادق کے اظہار پر همت کی تو وہ نشانۂ بدر ملامت تعصب آمیز بنائے گئے *

مقام الورهمتن کے مذهبی جلسہ میں جو بتاریخ ۷ اکتوبر سنہ ۱۸۸۷ع منعقد هوا تها اور جسکی کیفیت

خونی تنازعات اور جانوروں اور غلاموں پر تظلم داخل ممنوعات هوگئے هیں - انسانی همدردی - خیراندیشی و شفقت اور اخوت و برادری کا خیال پیدا هونا هی - کثرت ازدواج اور غلامی کئی رسم اصلاح پذیر هوئی هی اور اُنکی برائیاں روکی جاتی هیں - مگر سب سے بڑی بات یهه هی که اسلام کو فخر اسکا هی که دنیا کے تمام ادیان و مذاهب پر وہ اسنادے ممنوعات سے اجتناب کامل دکھلائے اور اپنے معتقدین کو اُسپر عامل اور پابند رکھنے میں ورقمت رکھتا هی - حالانکه یورپ کی تجارت میخوسی اور معصمت اور اولاد آدم کی تذلیل کو بڑھاتی جاتی هی - اسلام جس قسم کی تہذیب پھیلاتا هی اوسکو هرگز کم درجه کی نهیں کهه سکتے کیونکه اسمیں اوست و حوالد کا علم - پوشش کی پاکیزگی - جسم کی صفائی اور طهارت اور اپنی ذاتی عزت کا خیال اور اد اثا مشمول رهتا هی - اسلام کے مہذب کی دائیوانسا حیرت انگیز هیں - جو زر کثیر اور جتنی بیش بها جانیں امرده پر تصدق کیگئی هیں اُنکے عوض میں هم کیا دکھلا سکتے هیں - اگر عیسائی نو مریدوں کا شمار هزار کے حساب سے هوسکتا هی تو مسلم نومریدوں کا لاکهه کے حساب سے - ان هي امور واقعي کو همارے تئیں دیکھنا شرط هی - وہ البته نهایت نا پسندیده هیں مگر ان سے چشم پوشی کرنا حماقت هی - همارے لئیں اول اسباب کو تمام تصور کرلینا چاهئے که اسلام - دین مسیح کا مخالف نهیں هی - بلکه اسکا تصه تمه هی -

کي راہ سے رکاوٹوں کو پاک اور صاف کرتي هی ۔
پچیس کرور پچاس لاکھ باشندگان هند میں سے پانچ کرور مسلمان هیں اور افریقه کی کل آبادي میں نصف سے زیادہ ۔ مجھے اسلام کي اشاعت کي کیفیت بیان کرنا منظور نهیں هی بلکه میں دکھایا چاهتا هوں که اُسکے نو مریدوں پر اُسکي گرفت کسقدر قوي اور پایدار هی ۔ دین مسیح میں یه بات نهیں هی ۔ افریقه کي کوئي قوم مشرف به اسلام هوجانے بعد نه پھر بت پرستي کیطرف رجوع کرتي اور نه دین مسیح کیطرف رخ کرتي ۔ اسلام نے دین مسیح سے بڑھکر تہذیب کا کام کیا هی ۔ جب کوئي حبشي قوم اسلام داخل کرتي هی تب اُس سے بت پرستي ۔ ارواح خبیثه کي پرستش ۔ مردم خواري ۔ انساني قرباني ۔ بچه کشی اور جادو بالکل مفقود اور معدوم هو جاتے هیں ۔ اور وہ قوم ستر پوشي شروع کرتي هی ۔ غلاظت صفائي سے تبدیل هوتی هی اور اُسکو اپني ذاتي منزلت اور عزت کا خیال پیدا هوتا هی مهمان نوازي ایک مذهبي فرض هوتا هی ۔ مینوسي احاطۂ بدل میں آتي هی ۔ قمار بازي کي ممانعت هوتي هی ۔ بے حجابي کے ساتھه ناچنا اور گانا اور مرد اور عورت کا بلا لحاظ و رعایت اختلاط کرنا موقوف هو جاتا هی ۔ عورت کی عصمت ایک صفت نیک قرار پاتي هی ۔ محنت کاهلي کي جگهه لیتي هی ۔ هر امر و فعل میں زبانی قانوني پابندي سے بدل جاتي هی انتظام اور اعتدال غالب آتے هیں ۔

اسلام نے اِن تمام آلودگی و نجاست اور اوہام باطل کو دُور پھینک دیا - وہ بے معنی اور فضول معاشرات معروضہ کے برخلاف ایک بغاوت تھی - وہ بندگی کو تاج دعویٰ کی رفعت بخشنے کی نسبت ایک مردانہ مخالفت تھی- اُسنے مذہب کے اصل اصول یعنے خدا کی وحدانیت اور عظمت کو روز روشن میں نکال لایا - اُسنے درویشی کی جگہہ پر مردانگی قائم کی - اُسنے غلام کو امید اور بنی نوع انسان کو اخوت بخشی اور سرشت انسانی کی حقیقتوں کی شناخت دی - اسلام جو تعلیم سکھلاتا ہی وہ ایسی ہیں جنکو ادنیٰ درجہ کی اقوام بہ آسانی سمجھہ سکیں - اعتدال - صفائی و پاکیزگی - عصمت و پاک دامنی - انصاف - جرأت - ہمت - شفقت و الطاف - مہمان نوازی - صداقت و راستی اور توکل - وہ اقوام تعلیم پذیر ہوسکتے ہیں اختیار کرنے پر چار بڑی نیکیوں کے اور ترک کرنے پر سات مہلک گناہوں کے - عیسائیوں میں اولاد آدم کی اخوت خیالی طور پر نہایت اعلیٰ ہی مگر اسلام عملی برادری سکھلاتا ہی یعنے کار و بار معاشرت میں تمام مسلمانوں کی ہم درجگی و برادری (۱) - اسلام کی یہہ بڑی رسوت ہی - ایک نومرید خواہ کسی ایک فرقۂ خاص میں داخل ہو جاتا ہی - وہ ایک برادری کثیر جسکے

(۱) یعنا یہہ سچے ایماندار بھائی ہیں - پس صلح کرو تم اپنے بھائی کی اور خوف کرو خدا کا تاکہ ملے تمکو اُسکی رحمت ٭
سورہ ۴۹ (ق)

اسلام دین حضرت ابراهیم و حضرت موسی کی ایک نقلی تصویر ایک هی مصور کے هاتھ کی بنی هوئی هی جسمیں دین مسیح کے اجزاء شامل کئے گئے هیں - حضرت موسی کا دین بالکل خاص تها اسلام محیط عالم هی - حضرت موسی کے دین کے مانند ایک قوم تک محدود نہیں بلکہ سارے جہان پر پهیلا هوا هی - مسلمان چار بڑے پیشواؤں کے قایل هیں - ابراهیم خلیل الله - موسی کلیم الله - عیسی روح الله محمد رسول الله (۱) *

محمد صلعم کی تعلیم میں کوئی بات ایسی نہیں هی جو دین مسیح کی مخالف هووے اسلام - دین موسی اور عیسی کے درمیان حد اوسط رکھتا هی - یہ اصلاح کردہ دین موسوی بڑی سرعت کے ساتھ ایشیا اور یورپ پر پهیل گیا کیونکہ افریقہ اور سیریا کے علما اور فقہا نے دین مسیح کی جگہہ پر عقاید واہیہ قایم کئے تھے - وہ لہو و لعب و فسق و فجور کو مردوں کی بہادری اور عورتوں کی دوشیزگی کے ذریعہ سے رکنے کی کوشش کرتے - دنیا سے کنارہ کشی پارسائی اور نجات کی راہ سمجھی گئی تھی اور غلاظت و نجاست درویشی و تقدس کی علامت سمجھی گئی تھی - لوگ در اصل مشرک تھے اور بکثرت العدد شهدا و اولیا و ملائک کی پرستش کرتے

---

(۱) ... مصنف نے کسقدر غلطی کی هی - مسلمانوں کے مذهب میں جو بڑے پیشوا هیں - مندرجۂ بالا کے علاوہ ... صفی الله - نوح نبی الله هیں *

نہین بلکہ مستثنی ہی(۱) کثرت ازدواج کی جنسی برائیان ہین ویسہی اُنکے فواید اور منافع ہین - اُسنے اولاد ناث کی ہلاکت بند کردی ہی اور ہر ایک عورت کو ایک قانونی محافظ بخشا ہی - کثرت ازدواج کی جہت سے اسلامی ممالک مال زادیون اور کسبیون سے پاک اور مبرا ہین - اسلامی ممالک کی منضبط کثرت ازدواجی اس بے محابا کثرت شوہرات سے جسکو عیسائی شہرون کی لعنت کہنا بجا ہی اور جسکا اسلام مین نام و نشان بھی نہین ہی عورتون کے حق مین کم ذلت بخش اور مردون کیلئے کم مضرت رسان ہی - جن انگریزون مین ایک سے زاید شوہر کرنے کا دستور ہی اُنکو اُنسے مسلمانون پر پتھر پھینکنا نہین چاہئے جو ایک سے زاید عورت کو اپنی زوجیت مین قبول کرتے ہین - ہمارے لئے مناسب ہی کہ پہلے اپنی آنکھون سے شہتیر نکال ڈالین اور بعد ازان اپنے بھائی کی آنکھون سے تنکا نکالنے کی کوشش کرین - اسلامی ملکون کی چار برائیان کثرت ازدواج - غلامی - رسم منحوسات و زنانی نہ امر طلاق اسلام کےلئے مذمت خاص نہین ہین - ہماری یاد مین - اگر وقت موجودہ مین نہو تو یہہ تمام برائیان یونائٹد اسٹیٹس مین جو براے نام ایک عیسائی ملک ہی اور جہان انگریزون کی ایک قوم بستی ہی

(۱) کثرت ازدواج کا کوئی قصہ کرت مین جہان چالیس ہزار اسلامی آبادی ہی - کبھی نہین ہوا - ما خوذ از ارکوہات - "اسپرٹ آف دی ایسٹ" جلد دوم صفحہ ۲۸۸

اراکین کی تعداد ۱۵۰۰۰۰۰۰۰ ھی ایک رکن
بن جاتا ھی - ایک عیسائی نو مرید کو برابری
نصیب نہین ھوئی مگر اسلام کی اخوت ایک امر
واقعی ھی - بہشت و خوانین مین " میرے سیاہ فام
عزیز بھائی " کا حصہ بہت زیادہ ھی مگر روزانہ
کاروبار مین بہت کم - سچ ھی کہ قرآن ایک مادی
بہشت بخشتا ھی مگر دنیا مین جو معاشری حقوق
حاصل ھوتے ھین وہ زیادہ استوار اور نتائج مین اپنے
دور رس ھین - دو بڑی مشکلین جو افریقہ کے تبدیل
مذھب مین روک ڈالتی ھین کثرت ازدواج اور خانگی
غلامی ھین - محمد صلعم نے حضرت موسی کی مانند
اِن دونون کو یکقلم موقوف نہین کیا - وہ نا ممکن ھوتا
مگر اُنھون نے اُنکی برائیون کو گھٹانے کی کوشش
کی - غلامی عقاید اسلام کا کوئی حصہ نہین ھی -
محمد صلعم نے حضرت موسی اور سنت پال کی
مانند اُسکو ایک ضروری تمدنی صورت پر جاری رکھا -
مسلمانون کے ھاتھہ وہ ایک ملائم آئین و رسم ھی - البتہ
یونایٹڈ اسٹیٹس کے حبشیون کی غلامی سے زیادہ تر
ملائم - کثرت ازدواج ایک زیادہ دشوار مسئلہ ھی -
حضرت موسی علیہ السلام نے اُسکو موقوف نہین کیا -
حضرت داود علیہ السلام کو اُسکا عمل تھا اور انجیل
مین اُسکی قطعی ممانعت پائی نہین جاتی
ھی - محمد صلعم نے کثرت ازدواج کی بے اندازہ
زیادتی کو روکا - تہذیب یافتہ اسلامی ملکون مین
جیسے کہ ترکی - الجزیریا اور مصر ھین یہہ دستور عام

میں نبکی کی سلامت بلانا با کار پردازان دین کے
طریقۂ اشاعت مذہب پر نکتہ چینی کرنا کسقدر
خوفناک ہی - نکتہ چین کی بات کی نسبت غلط
فہمی کا پیدا ہونا اور اُسپر مذمت کا بوچھار ہونا ضرور
ہی اور یہہ بھی ضرور ہی کہ نکتہ چین کے بیانات
صحیح نظر انداز کئے جاویں - اُسکو بہت جلد معلوم
ہو جاتا ہی کہ گرجا اور اُسکے مشنری کار پردازوں کو
زودحسی پسند نہیں ہی نہ صرف اُس قسم کی رسمی
خوش ساختہ سوراخوں یا خاص طور پر مہیا کئے ہوئے
رنگین عینکوں سے گذرتی ہی - چونکہ مجھکو مشرقی
و مغربی و وسط افریقہ میں جہاں میں نے دین مسیح
(۲) اور اسلام کو حبشی کے ساتھہ اتصال میں پایا دیکھہ
بھال سے مختلف قسم کا تجربہ حاصل ہوا ہی لہذا
میں اپنی باتوں کی شنوائی کا حق رکھتا ہوں - آپکے
چند نامہ نگاروں نے بیان کیا ہی کہ مشرقی افریقہ
اور دریاے نیل کے ساحل پر تم اسلام کو اپنے اصلی
رنگ میں دیکھوگے یعنے اُسکو بردہ فروشی اور ظلم
و تنزل کی تمام صورتوں کے ساتھہ ملے جلے پاوگے -
اس سے بڑھکر جھوٹ تصور میں نہیں آسکتا - میں
بلا تامل کہتا ہوں اور مجھے آپکے نامہ نگاروں سے

(۲) مسلم لوگ اپنے مذہب کو "محمدی" نہیں کہتے - اور
نہ وہ اپنے پیغمبر کی کسی طرح کی پرستش کرتے ہیں جیسا کہ کچھہ
لوگوں نے خیال کیا ہی - یہہ نام خالص غیر قوموں کا اختراع کیا
ہوا لفظ ہی اور مسلمانوں نے اسپر اعتراض بھی کیا ہی اُسیطرح پر
جسطرح کہ پولوس سے اس کہنے پر کہ میں پھوس پال - سیمس یا
پالسی *

زیادتی کے ساتھ موجود نہین - ہمکو یاد رکھنا چاہئے کہ اکثر امور مین اسلامی اخلاق ہمارے اخلاق سے بہتر ہین - خدا کی مرضی پر توکل کرنے مین - اعتدال مین - خیرات مین - صداقت و راستی مین اور مومنون کی اخوت مین اسلام ہمارے لئے ایک نظیر اور مثال ہی جسکی ہم اگر متابعت اور پیروی کرین تو اس مین ہماری بہتری ہی - اسلام صندوقی - قماربازی اور قصائی کو جو لندون عیسائی ممالک کی پہنکاو مین موقوف کردیا ہی - تمام ادیان و مذاہب کی بہ نسبت اسلام دین مسیح کے بہت قریب پہنچتا ہی اور اسلامی ارسالے مشرقی اور جنوبی اقوام پر فروعت حاصل کی ہی - وہ کیتنک اور انیسوی گرجون کے زکدک نعمات سے اعلیٰ ہی ،، *

کینن تیلر کی رایون کے مشہور ہونے ہی اخبار ٹائمس مین ایک پرجوش خط و کتابت شروع ہوئی - بہت اسے خطوط اس رسالہ مین درج کئے جانیکے قابل ہین مگر عدم گنجایش کی جہت سے ہم ایک سے زاید کے مستعد نہین ہوسکے اور وہ رقم زدہ مسٹر جوزف تامسن کا ہی جو افریقہ کے ایک مشہور سیاح ہین اور جنہون نے ١٠ نومبر کو ایڈیٹر سے حسب ذیل لکھہ بھیجا(١) :—

تجربہ سے مین جانتا ہون کہ جن منغص کے اہو اور اسکے قرب و جوار سے دور کسی زندہ دین

---

(١) یہ خط ٹائمس مطبوعہ ١٤ نومبر سنہ ١٨٨٧ع مین شایع ہوا تہا *

پھنچائی جاتی ھی جو اُن سے اعلیٰ ھی اور اُنکو
(واسرزب) مردمان صحرا کہتی ھی - مسقط کے
عرب اور حبشی کے درمیان تفاوت بعید ھی جسکو
وہ گھٹانے کی کوشش نہیں کرتا ھی - اس جدائی
اور تفاوت کی وجہ سے حبشی اُس قوم کے مذہب
یا اُسکے عادات کو اخذ کرنے پر راغب نہیں ہوتا
ھی - جب میں بلا تامل یہہ کہتا ہوں کہ مشرقی
اور وسط افریقہ میں بردہ فروشی کی ترقی اسلئے
ھی کہ اسلام وہاں نہیں ھی تو ساتھہ ھی اسکے
میں نہایت اسلوار عقیدہ کے ساتھہ یہہ بھی بیان
کرسکتا ہوں کہ اس مذمت کردہ اور ملامت شدہ
مذہب نے ایک بہت بڑا کام کیا ھی - اسنے شراب
کی تجارت کو موقوف کردیا ھی - زنگبار میں سلطان
اس تجارت کو روکنے سے قاصر رہے کیونکہ " تجارت "
میں روک ڈالنا عیسائی اقوام کے نا پسند خاطر تھا -
خوشی کی بات ھی کہ سطح ملک میں انکو ساحل
سے زیادہ آزادی ملی ھی کہ اپنے احکام دین کی
تعمیل پر تاکید کریں اور اس صورت سے انھوں نے
حبشیوں کو جو آسانی سے فریب میں آجا سکتے ہیں
تاریکی ضلالت میں راہ گم کرنے سے بہت اہتمام رکھا
ھی - اب چونکہ جرمنی کی " مقدمۃ الجیش
تہذیب " اس حصۂ ملک پر نزول کی ھی پس
دیکھنا چاہئے کہ یہہ بات کبتک رہتی ھی - اب میں
مغربی حصۂ افریقہ اور وسط سوڈان کیطرف متوجہ
ہوتا ہوں - یہاں تمام چیزیں جداگانہ صورت میں

مشرقی اور وسط افریقہ کا زیادہ تجربہ حاصل ہی کہ
اگر ان ملکوں میں بردہ فروشی بڑی اور ترقی پر ہی
تو اسکا سبب یہہ ہی کہ اسلام کی روشنی وہاں تک
نہیں پہنچی ہی اور مستحکم ترین ثبوت یہہ ہی کہ
اسلام کی اشاعت بردہ فروشی کیلئے پیغام اجل ہوئی * ہوتی

حبشی قوم کو اسلام اس نیت سے سکھلایا نہیں جاتا
ہی کہ مسقط کے عرب اُسکی تجارت گاہوں کو اپنے تصرف
میں رکھیں - اگر اسکے بر خلاف کیا جاوے تو باشندگان
ملک بھی مسلمان شمار کئے جاوینگے - اسی طرح پر
بہت سے عیسائی تاجر اہالیٔ سفید کے ساتھہ اس
امر کے مراسم ہونگے کہ اونکے اپنے دین کے واعظ اونکے
تجارتی مقاموں میں داخل ہوکے اپنائیں یا وعدیکہ
یہہ بات معلوم نہووے کہ دین مسیح پر اعتقاد لانا
اور جن شراب کا بیوپار تنفیر بہپیدا ایک دوسرے سے
موافقت رکھتا ہی - بہر حال وہلا دوقتا جب ثبوت
پہنچانے میں دقت اور دشواری ہوتی ہی تو
اسوقت کسی ایک قوم کو اسکے مذہب کے ساتھہ
متعلوبا اور درہم برہم کرنا زار سے خالی نہیں
ہوتا ہی *

نہایت وثوق کے ساتھہ اس امر کا اشارہ کیا گیا ہی
کہ محمدی احم کا دین افریقہ کے کسی حصہ میں نہیں
پھیلا ہی - یہہ صحیح ہی - میں نے اسکی ایک
دور کی عادت بیان کی ہی - ایک اور بھی اسی قسم
کی حالت تھی - دین مسیح کی مانند اسلام کی
[illegible] کو ابلاغ [illegible] قوم کے ذریعہ سے

گیا هم لوگوں نے اتھارے صدیوں میں یہہ بات نہیں سیکھی هی کہ دوسرے شخص کو زور و جبر ایسا مذهب قبول کرانے کا هنکو کسی طرحکا حق نہیں هی پس کچھہ عجب نہیں اگر حبشی قوم کے پر جوش اشاعت کنندگان دین اپنے سرکش اور سفی برادروں کو اسلام قبول کرنے پر وقتا فوقتا مجبور کرتے هوں *

اپنے مُلکی برادروں کی اسپیچوں اور تصنیفوں سے نقل کرنیکے بعد هم اسبات کی کوشش کرتے هیں کہ سلامت روی اور صلاحیت سے عقیدۂ اسلام کو دیکھیں کہ وہ معقول هی اور عام فہم جانچ پر قائم رهسکتا هی یا نہیں *

اصل قانون اسلام یہہ هی کہ ابتداے تخلیق عالم سے تمامیت تک صرف ایک عقیدہ سچاہ رها هے - اور رهیگا - اس مذهب کی بنیاد یہہ امر حق هی کہ خدا کی ذات واحد برحق هے - " لااله الا الله " *

ترجمہ - وہ هی الله جو نہیں کوئی معبود مگر وہ جاننے والا پوشیدہ کا - اور ظاهر کا وہ هی بخشش کرنیوالا مہربان - وہ هی الله جو نہیں کوئی معبود مگر وہ بادشاہ نہیت پاک سلامت سب عیب سے امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا - پاکی هی الله کو اوس چیز سے جو شریک لاتے هیں - وہ هی الله پیدا کرنیوالا درست کرنیوالا صورتیں بنانیوالا واسطے اوسیکے هیں نام اچھے پاکی بیان کرتے هیں واسطے اوسکے جوکچھہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے هی اور وہ هی غالب حکمت والا * سورۂ ۵۹ (حشر)

پائی جاتی ہیں - یہاں اسلام ایک زندہ قوت ہی اور
اسکے اگلے دنون کی گرمی اور اندری اسمیں پائی
جاتی ہی اور اسکی ترقی بھی وہی اگلے دنون کی
سی حیرت انگیز کامیابی کے ساتھہ ہوتی ہی - یہان
میں نے دیکھا کہ اسلام کا وعظ جس طرح ترساہوالیون
کی سڑکون میں ہوا ہی ویسہی وادی نائجر کی
مردم خوار قومون کو بھی اسکی بشارت سنائی
جاتی ہی - جس سادہ لوحی کے ساتھہ جاہلان
دین مسیح اس امر کی کوشش کرتے ہین کہ پردہ
دروسی کی بہتان اسلام کی گردن پر رکھیں انکا ہی
حد و حساب وہ اسپر بھی کرتے ہین کہ معزبی اور
وسط افریقہ میں اسلام کی ترقی کی اصلی حقیقت
حال کو گھٹا کر بیان کرین چونکہ یہہ لوگ کسی چیز
کو جو سواے پادریون کے ذریعے کے اونکو پہنچتی ہی
اچھا کہنا پسند نہیں کرتے لہذا ترقی اسلام افریقہ
کے حق میں ایک مصنوعی عظیم بیان کیجاتی
ہی - یہہ لوگ کہتے ہین (جیساکہ انکو انکے بڑون سے
سکھایا جاتا ہی) کہ اسلام سواے آگ اور تلوار کے
ذریعے کے اور کسیطرح اشاعت نہین پاسکتا - ان لوگون
کو اسطرح کی تصویرین کھینچنا بہت اچھا معلوم
ہوتا ہی کہ ایک عرب خوب زندہ حبشی گھٹنون
کے بل پڑا ہی - اوسکے پیچھے اوسکی چھوری چل
رہی ہی - اوسکی بی بی اور اولادون کی گردن رسی
میں بندھی ہوئی ہی اور جو سوار آدمی اونکو گھسیٹ
رہے ہیں اور ایک دیو صورت عرب مسلمان اوسکے سر پر

... بڑھتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ "موت یا قرآن"
اشاعت اسلام کی بدقسمتی اسکا یہہ خیال ہے جو یورپ
میں مدت سے چلا آتا ہے - خوش قسمتی سے میں نے خود
بہت کچھہ دیکھا ہے اور جتنا دیکھا ہے اس بیان کے
خلاف ہے - سب سے بڑھکر اسلام کی ترقی وسط اور
مغربی سوڈان میں صاف ستھرے طریقوں سے ہوئی ہے -
اس زمانہ میں یہہ اشاعت باقاعدہ خانقاہ گاہوں
کی مدد سے اور صوفی حال میں "حوسہ" یا "دوتی"
تاجروں کے ذریعے سے ہوئی ہے - قریب قریب بارہ ویں
صدی سے یہہ مویشی کے چرانے والے اپنے مذہب کی
اشاعت میں ایک چاک سے ... ظلمات ... مشغول
رہے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ... پورا ملک اجدور
... ایک چھوٹی چھوٹی مسلمان ریاستوں سے معمور
ہوگیا - ان ریاستوں کو صرف ایک ایسے پیشوا کی
ضرورت تھی جسکے ساتھ جرأت ... میں وہ بت پرستی
کو چھوڑ کر وحدانیت خدا کا اقرار کرنے لگیں
اس صدی کی ابتدا میں وہ پیشوا جسکا نام ... تھا
پیدا ہوا اور ... انگریز قلیل مدت میں اسلام ایک
بڑے حصہ ملک کا ساتھی مذہب ہوگیا اور ان وحشی
اقوام کے دل میں ایک نیا جوش پیدا کردیا جسکا
اثر بہت عجیب ... ہوا ہے - ان اخیر برسوں میں
اشاعت اسلام جسکا ... پہلے بیان کیا ہے ...
یا دوسری تاجر کے ذریعہ سے زیادہ ہوا ہے - حبشی
تاجر اپنے پیشہ تجارت کی پاکی کی وجہ سے اپنے
گھر سے سیکڑوں کوس دور ہر فرقہ میں جاتا ہے -

یہ عقیدہ بار بار قرآن شریف میں آتا ہی اور
بہت سی آیات اسکی تصدیق میں پیش کیجا سکتی
ہیں مگر یہاں چند آیات کافی ہونگے ॥

ترجمہ تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہی جسنے پیدا کیا
آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار
پکڑا اوپر عرش کے ڈھانک دیتا ہی رات کو دن سے ڈھونڈھتا
ہی اسکو شتابی اور پیدا کیا سورج کو اور چاند کو اور
تارے مسخر کئے ہوئے ساتھ حکم اسکے - خبردار ہو
واسطے اسکے ہی پیدا کرنا اور حکم کرنا بہت برکت
والا ہی اللہ پروردگار عالموں کا - پکارو پروردگار اپنے کو
عاجزی سے اور چھپا کر - تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا
حد سے نکل جانیوالوں کو - اور مت فساد کرو بیچ زمین
کے پیچھے درستی اسکی کے اور پکارو اسکو ڈر سے اور
طمع سے تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہی نیکی
کرنیوالوں سے اور وہ ہی جو کہ بھیجتا ہی باؤں کو
خوشخبری دینے والی آگے رحمت اسکی کے یہانتک کہ
جب اٹھالیتی ہیں بادل بھاری کو ہانک لیجاتے ہیں
ہم اسکو طرف شہر مردہ کے پس اتارتے ہیں ہم
ساتھ اسکے پانی پس نکالتے ہیں ہم اس سے ہر طرح
کے میوے ॥ سورۃ ۷ (اعراف)

خدا کی معبودوں کا بیان یا الوہیت عقیدگی سے سورۃ
بقر اور سورتوں میں بھی آتا ہی جو ذیل میں
٭ لکھا جاتا ہی

ترجمہ نہیں ہی کوئی معبود سوای اللہ کے
وہ زندہ ہی ہمیشہ قائم رہنیوالا - نہیں پکڑتی ہی

اوسکو اونگھہ اور نہ نیند - واسطے اوسکے ہی جو کچھہ بیچ آسمانوں کے اور بیچ زمین کے ہی - کون ہی وہ جو سفارش کرے نزدیک اوسکے مگر ساتھہ حکم اُسکے کے جانتا ہی جو کچھہ آگے اونکے ہے اور جو کچھہ پیچھے اونکے ہے اور نہیں گھیرتے ساتھہ کسی چیز کے علم اوسکے سے مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ چاہئے سما لیا ہے کرسی اوسکی آسمانوں کو اور زمین کو - اور نہیں تھکاتی اوسکو نگھبانی اون دونوں کی اور وہ بڑا بلند مرتبہ ہی - سورۂ ۲ (بقر) *

ترجمہ - بہت برکت والاہی وہ شخص کہ بیچ ہاتھہ اوسکے کے ہی بادشاہی اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی جسنے پیدا کیا موت کو اور زندگی کو تاکہ آزماوے تمکو کونسا تم میں سے بہتر ہی عمل میں اور وہ غالب بخشنے والا جسنے پیدا کیا سات آسمانوں کو اوپر تلے - نہ دیکھیگا تو بیچ پیدائش رحمن کے کچھہ چوک - پس پھر لیجا نظر کو کیا دیکھتا ہی تو کچھہ شگاف پھر پھیر لیجا نظر کو دو بار پھر آویگی طرف تیرے نظر ذلیل اور وہ تھکی ہوئی ہی * (سورۂ ۶۷ ملک)

اللہ تعالیٰ کے قائم - حیدر - قوی اور دانا ہونیکا اعتقاد مقطعی طور پر اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ مذہب الہی ہر زمانے میں یکسان رہا ہے اُسی مذہب کو اسلام کا نام دیا گیا ہے جس لفظ کے معنی اطاعت یا تمامتر احکام اللہ تعالیٰ کو قبول کرنا ہے *

مسلمانوں کا یقین یہہ ہے کہ یہہ سچا مذہب پہلے پہل اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نازل کیا

هر بت پرست کے ساتھه عزیزون کا سا میل جول
رکھتا هی - ایک هی گھر مین سوتا اور ایک هی
دسترخوان پر کھانا کھاتا هی - هر جگهه اوسکا ساتھي
اوسکا مذهب هوتا هی جسکي مسائل زیادہ مشکل
اور انوکھے مسائل کیوجه سے دقتین نہین هونے
پاتی - اوسکے پاس اتناهی صاف صاف عقیده هوتا
هی جتنا که اوسکا بت پرست میزبان سمجھے اور
اخذ کرسکے - یہه تاجر ایک مہینا یا چھه مہینے تا
ایک سال تک رهتا هی اس عرصهٔ قیام مین یہه لوگ
اوسکی خوش لباسی کی تعریف اور تقلید کرنے
لگتے هین - اس تاجر کی عادات مین وه کوئی ایسی
بات نہین دیکھتے جسکی امید وه اپنے واسطے نه
کرسکین - اوسکے مذهب مین کوئي بات ان لوگون کی
سمجھه سے باهر نہین هوتی - پس اسطرح پر تہذیب
اور اسلام کا تخم وحشی ملکون مین چھڑکایا گیا
هی تا آنکه اب ان هی ملکون مین هزارون مسجدون کی
مسجدون کی آوازین گوش زد هوتی هین - اور صبح
ظهر اور شام کو اسلام کی پکار بلند هوتی هی - اور وه
زانو جو پہلے پتھرون اور بتون کے سامنے جھکتے تھے اب
خداے واحد کے سامنے جھکتے هین - اور جو لب
پہلے اپنے کسی بھائی کے خون کو ذائقه سے چاٹتے تھے اب
خداے پاک کی عظمت اور رحیمی کے اقرار مین
هلتے هین *

اسمین کونسی تعجب کی بات هی اگر اسلام کی
اشاعت همیشه ایسے صلح آمیز طریقون سے نہین هوا -

اپنی بیچ کانون اپنے کے اور اوڑھہ لئے کپڑے اپنے اور ہٹ گیا اونہون نے اور تکبر کیا اونہوں نے تکبر کرنا ہوا - پھر میں نے بلایا اونکو پکارکر - پھر تحقیق میں نے ظاہر کیا واسطے اونکے اور چھپا کر کہا واسطے اونکے چھپا کر کہنا - پس کہا میں نے بخشش مانگو پروردگار اپنے سے تحقیق وہ ہی بخشنے والا - بھیجیگا مینہہ کو آسمان سے اوپر تمہارے بہت برسنے والا - اور مدد دیویگا تمکو ساتھہ مالوں کے اور بیٹوں کے اور کریگا واسطے تمہارے باغ اور کریگا واسطے تمہارے نہریں - کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہیں اعتقاد کرتے واسطے خدا کے بزرگی کا - اور تحقیق پیدا کیا ہے تمکو طرح طرح سے - کیا نہیں دیکھا تمنے کیونکر پیدا کیا الله نے سات آسمانوں کو اوپر تلے - اور کیا چاند کو بیچ اونکے روشن اور کیا سورج کو چراغ - اور الله نے اوگایا تمکو زمین سے ایکطرحکا اوگانا پھر پھیر لیجاویگا تمکو بیچ اوسکے اور نکالیگا تمکو ایک طرحکا نکالنا - اور الله نے کیا ہے واسطے تمہارے زمین کو بچھونا تاکہ چلو اوسمین راہیں کشادہ - کہا نوح نے اے پروردگار میرے تحقیق اونہون نے نافرمانی کی میری اور پیروی کی اوس شخص کی کہ نہ زیادہ کیا اوسکو مال اوسکے نے اور نہ اولاد اوسکے نے مگر ٹوٹا * سورۂ ۷۱ (نوح)

زمانہ پھر گذرتا گیا - اور دنیا میں نئے لوگ بسے اور پھر لوگوں نے اپنے اصل مذہب کو چھوڑ کر بت پرستی اختیار کی - اور پھر قادر مطلق نے دوسرا ممتاز رسول لوگوں کو گناہ سے روکنے اور اصل مذہب کو

تھا - لیکن جوں جوں زمانہ اور اولاد آدم کی نسلیں گذرتی گئیں اصلی مذہب اونکے بزرگوں کا بگڑتا گیا - اور اوسمیں اجتماعہ زوائدیں اور بت پرستی کے تعصبات ہوتے گئے یہانتک کہ بہت سے باشندگان دنیا بالکل بت پرست ہوگئے - اُسوقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بے انتہا رحم سے اہل دنیا کو بغیر فرصت استغفار و توبہ دئیے ہوئے سزا دینا گوارا نہ فرماکر حضرت نوح کو واسطے خبردار کرنے لوگوں کے بھیجا تاکہ اونکو بت پرستی اور گناہوں سے روکیں اور پھر خدائے واحد اور مذہب اسلام کی طرف پھیر لاویں - لیکن حضرت نوح کی ہدایتوں کا کوئی سود نہوا اور طوفان نوح نے اوس قوم باغی کو غرق کردیا - حضرت نوح کی رسالت کا ذکر اور آپکا نا کامیاب رہنا سورۂ نوح میں بالتفصیل مذکور ہے *

ترجمہ - تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اوسکی کے یہہ کہ ڈرا اپنی قوم کو پہلے اس سے کہ آوے اونکو عذاب درد دینے والا - کہا اے قوم میری تحقیق میں واسطے تمہارے ڈرانیوالا ہوں ظاہر - یہہ کہ عبادت کرو اللہ کا اور ڈرو اوس سے اور فرمانبرداری کرو میری - بخشیگا واسطے تمہارے بعضے گناہ تمہارے اور ڈھیل دیگا تمکو ایک وقت مقرر تک تحقیق وعدہ مقرر کیا خدا کا جب آتاہے نہیں ڈھیل دیا جاتا ہے - کاشکے ہوتے تم جانتے - کہا اے پروردگار میرے تحقیق بلاتا میں نے قوم اپنی کو رات کو اور دن کو - پس نہ زیادہ کیا پکارنے میرے نے مگر بھاگنا - اور مینے جب کبھی پکارا اونکو تاکہ بخشے تو اونکو کئیں اونہوں نے انگلیاں

یہی ہے پروردگار میرا پس جب چھپ گیا کہا اگر
نہ ہدایت کریگا مجھکو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤنگا
میں گمراہوں سے پس جب دیکھا سورج کو کہا یہی
ہے پروردگار میرا یہہ سب سے بڑا ہے - پس جب چھپ
گیا کہا اے قوم میری تحقیق میں بیزار ہوں اوس
چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھہ خدا کے -
تحقیق میں نے متوجہ کیا اپنے منہہ کو واسطے اوسکے
جسنے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو توحید کرنے
والا ہوکر اور نہیں میں شریک لانے والوں میں سے -
اور جھگڑا کیا اوس سے قوم اوسکے نے کہا*

کیا تم جھگڑتے ہو مجھسے بیچ اللہ کے اور تحقیق
اُسنے راہ دکھائی مجھکو اور میں نہیں ڈرتا اُس چیز
سے کہ تم شریک لائے ہو اور تم نہیں ڈرتے ہو یہہ کہ
تحقیق تم شریک کرتے ہو ساتھہ اللہ کے اُس چیز کو
کہ نہیں اتاری ساتھہ اسکے اوپر تمہارے دلیل پس کون
دونوں فریقوں میں سے لایق ہے ساتھہ امن کے اگر
تم جانتے ہو وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہیں ملایا اُنہوں
نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھہ اُنکے واسطے ہی امن
اور یہہ لوگ راہ پانیوالوں میں سے ہیں (سورۃ انعام)

دوسرے معیار پیغمبر جسکے ذریعہ سے باری تعالیٰ
نے اپنی مرضی پاک کو خلقت پر نازل فرمایا حضرت
موسیٰ علیہ السلام تھے - ہمکو حضرت موسیٰ کی اطلاع
رسالت کا بارہ بتکرار کرنا ضرور نہیں ہے کیونکہ جو
حالات توراۃ مقدس میں درج ہیں وہ دوسرے اناجیل
عیسائی سے اسقدر ملتے ہیں کہ انکو دوہرانہ دینا ایک قصہ

دکھلانے کے لئے نہیں تھا - یہہ رسول پیغمبر مبارک ابراہیم تھے -
حضرت ابراہیم کے باپ بیشک بت پرست تھے - عیسائیوں
کی کتابوں میں بھی اوسکو عجیب قسم کے دیوتاؤں
کی پرستش ~~کتا~~ ہوا لکھا ہے - (جاسوا ۲۴ - آیت
۲ - ۱۴) اور چونکہ حضرت ابراہیم کے والدین بت پرست
تھے ضرور اونہوں نے بھی اپنی کم سنی میں بت
پرستی کی ہوگی - اسکا صرف جاسوا کی کتاب میں
ذکر ہی نہیں بلکہ یہودیوں کو بھی اقرار ہے - مگر اس
بارہ میں رائیں مختلف ہو رہی ہیں کہ اونہوں نے
کس عمر میں بت پرستی کو ترک کیا - چند
یہودی مصنف اس واقعہ کی تاریخ حضرت ابراہیم
کی سہ سالگی کا زمانہ بیان کرتے ہیں - لیکن دوسرے
مصنف کہتے ہیں کہ جب اونہوں نے خداے پاک
و واحد کو پہنچانا تو وہ متوسط عمر کے تھے - اہل مسلموں
خصوصاً اور رائے ابراہیم ضاکت کا خیال یہہ ہے کہ
اوس زمانہ میں حضرت ابراہیم کی عمر ۱۴ برس
کی ہوگی - اور یہی عمر قرآن پاک میں بھی درج
ہے - حضرت ابراہیم کے تبدیل مذہب کا قصہ قرآن
شریف میں اس طرح پر مذکور ہے *

ترجمہ اور اسی طرح سے دکھلاتے تھے ہم ابراہیم
کو بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی تاکہ ہو وہ
یقین لانے والوں سے - پس جب ڈھانپ لیا اوسکو رات
نے - دیکھا ایک ستارے کو کہا یہی ہے میرا پروردگار
پس جب چھپ گیا کہا نہیں دوست رکھتا نہیں
چھپنے والوں کو - پس جب دیکھا چاند کو روشن کہا

کہیں بھی انجیل وغیرہ میں پایا نہیں جاتا بلکہ
دوسری صدی میں عیسائی مذہب کی کتابوں میں
داخل کیا گیا ہی - اور اس سے غرض یہہ تھی کہ
وید میں تین دیوتاؤں کا ایک جگہہ جمع ہونے کا
عقیدہ ظاہر ہو *

بہت بڑے مذہبی مصنف اس خیال کی تردید
نہیں کرسکتے اور اونکی تصانیف اس بحث پر عام طور
پر عذرات اور ان تاویلات کا مجموعہ ہیں کہ یہہ غیر معلوم
حکمت ہی - ڈاکٹر رانڈس اپنے خیالات کو یوں بیان
کرتے ہیں - " عقل انسانی کی سب سے بڑی بلند
پروازی اور وہم انسانی جسکی سمجھہ سے قاصر ہی -
وہ نہایت ہی مقدس مسئلہ تثلیث ہی " *

اگر ڈاکٹر رانڈس کا خیال صحیح ہی اور یہہ
حکمت " عقل انسانی کی بلند پروازی " سے دور ہی
تو اسی قسم کا عقیدہ اسکندریہ یہودون اور پرانے مصر
کی مذہبی رایوں اور تعلیمات افلاطون اور آجکل کے
ہندوؤں کی مذہبی باتوں پر بھی خدائی اور الہامی
ہی نہ آدمی کی عقل کا نتیجہ - اور یہہ مسئلہ ایسا
ہی کہ ہم سمجھتے ہیں کوئی عیسائی نہ قبول کریگا -
دوسرا مصنف مسئلہ تثلیث کی نسبت یوں لکھتا
ہی - " عیسائیوں تک میں مسئلہ تثلیث صرف امر
اعتقادی ہی نہ لائق تحقیقات *

اور جسقدر کہ خداے تعالی نے اپنے کلام میں
صاف صاف طور پر فرمایا ہی اوس سے زیادہ جاننے
کی کوشش کرنا نہ صرف بیجا ہی بلکہ بیدینی

کی بار بار تکرار کرتا ہی لیکن جو نصیحت کہ حضرت
موسی نے اپنی قوم اور لوگون کو کی اسکو ضرور دل
سے یاد رکھنا اور اُسپر عمل کرنا چاہئے - اللہ سے دعا
مانگو اور صبر کرو مصائب پر کیونکہ زمین ملکیت
خدا کی ہی - اللہ عطا فرماتا ہی زمین کو خادمون
مین ایسے خادم کو کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہی اور
اُن لوگونکا خاتمہ نتیجہ پر ہوگا جو اللہ سے ڈرتے ہین *

ان رسولون مین سے پانچوین رسول حضرت عیسی
مسیح روح اللہ ہین - حضرت عیسی وہ ہین جنکو
عیسائی لوگ اپنا بچانے والا اور اللہ کا ہم پلہ قرار
دیتے ہین - اسلام اور عیسائیت مین البتہ بڑا فرق اگر
ہی تو یہ ہی - کہ عام عیسائی جو کہ اپنے مذہب
کی مسئلون سے بہت واقف نہین ہی اسکا بہت
مجمل خیال رکھتا ہی کہ اُسکا ایمان تثلیث پر ہی
مگر اُس سے تثلیث کے معنی پوچھئے تو وہ جواب دیتا
ہی کہ باپ - بیٹا اور روح القدس " تین ذاتین مگر
خدائے واحد " جبکہ اس ایمان بعض کی تفسیر پوچھی
جاتی ہی تو وہ کہتا ہی کہ یہ ایک راز ہی اور اگر
وہ شخص کیتھلک یا انگلش ایس کوپےلین ہی تو
وہ اُس اصل عیسائی اور درگذر کرنیوالے فرقہ انہیدنت
سٹر کی طرف اشارہ کریگا جسے رومن کیتھلک مذہب
کی بہت تحقیقات اور چھان بین کے بعد یہ آخری
حکم لگایا ہی کہ جو لوگ اُس کی ہر سطر- لفظ اور حصۂ
لفظ کو قبول نکرینگے وہ ابد الاباد جہنم مین رہینگے *

لفظ تثلیث کتب آسمانی کا لفظ نہین ہی اور

ایک اور وہ خدا ہی - (لوقا ۱۸ - آیت ۱۸- ۱۹) جو
لوگ یہہ کہتے ہیں کہ اوس دن واحد سے جسکو
حضرت مسیح نے یوں اپنی ذات سے جدا فرمایا ہی
وہ جون مراد ہیں اونکو اس فقرہ پر خوب غور کرنا چاہیے*

اس قدر تو عیسائیوں کے عقیدۂ مسئلہ تثلیث اور
حضرت عیسی علیہ السلام کی الوہیت کا بیان ہی
اب ہمکو دیکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کا اس بارہ میں
کیا عقیدہ ہی ۔ اس امر کے بیان کرنے میں ہم صرف
قرآن مجید کے الفاظ نقل کرتے ہیں (سورۂ چہارم)

انما المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ
القیہا الی مریم وروح منہ فامنوا باللہ و رسلہ ولا تقولوا
ثلثہ انتہوا خیر لکم انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون
لہ مافی السموات و مافی الارض وکفی باللہ وکیلا ۔ لن
یستنکف المسیح ان یکون عبد اللہ ولا الملائکۃ المقربون
و یستنکف من عبادتہ ویستکبر فسیحشرہم اللہ جمیعا *

ترجمہ تحقیق کہ مسیح عیسی بیٹا مریم کا پیغمبر
اللہ کا ہی اور حکم ہی اُسکا ڈالدیا اُسکو طرف مریم
کے اور روح ہی اُسکی طرف سے پس ایمان لاو ساتھہ
اللہ کے اور رسول اُسکے کے اور مت کہو خدا تین ہیں
باز رہو بہتر ہوگا واسطے تمہارے سوائے اسکے نہیں کہ
اللہ معبود اکیلا ہی - پاک ہی اُسکو کہ ہو واسکے
اولاد - اوسی کی لئے ہی جو کچھہ بیچ آسمانوں اور
زمین کے اور کافی ہی اللہ کار ساز - ہرگز نہ انکار
کریگا مسیح اس سے کہ بندہ اللہ کا - اور نہ فرشتے
مقرب اور جو کوئی کرے بندگی اُسکی سے اور تکبر

کی خطرناک کوشش ہی " نہیں یہہ بات نہیں ہی
اسے ننگ بنت - بکوکارہ بدچمنس عیسائی بھائیو تم اس
راز میں دراے کی کوشش نہ کرو - تم اسکو بغیر جانچ
پڑتال کے مان لو - اور اگر تمہاري معمولی سمجھہ
اوسکے خلاف کرے تو اوسکو یون کہکر پھسلالو - کہ یہہ
کیتھلک مذہب ہی جسکے عقیدون میں سے ایک یہہ
بھي ہی کہ " تمام عقیدون کو پورا پورا اور بغیر سمجھے
بوجھے قبول کرلو اور جو کوئی ایسا نہ کریگا وہ ہمیشہ
کے واسطے دونوں جہان سے جائیگا " *

عیسائیون کو اس بیان سے تعجب ہوگا لیکن
اصلیت یہی ہی کہ تمام عہدنامہ اناجیل میں کوئی
فقرہ (سواے ایک فقرہ کے) ایسا نہین جس سے صاف
صاف اس مسئلہ تثلیث کی تشریح ہوتی ہو اور
وہ فقرہ یہہ ہی (اول یوحنا آیت ۷) " آسمان میں
صرف تین کا نام مندرج ہی باپ - کلمہ - اور روح
القدس - اور یہہ تینوں ایک ہی ہین " اور یہہ ایک
بات قابل لحاظ ہی کہ مسٹر بطرثانی نے تصحیح
شدہ انجیل سے اس فقرہ کو نکال ڈالا ہی - اور اوسکي
وجہ یہہ بتلائی کہ یہہ " فقرہ ایمانا نہین قائم رکھا
جاسکتا " ہمارے ناظرین کو اس مقام پر اسکا خیال
رکھنا چاہئے کہ خود حضرت مسیح نے ایک بادشاہ کے
سوال کا کیا جواب دیا *

سوال - اچھے مالک مجھکو ہمیشہ کی زندگی کے
واسطے کیا کرنا چاہئے - اور حضرت مسیح نے جواب دیا -
کیون تو مجھکو اچھا کہتا ہی - کوئی اچھا نہیں مگر

اور آپ نے نہ سننے کی کوشش کی مگر پھر بھی سنائی دی - آپ کو معلوم ہوا کہ گویا آپ کے جسم مبارک پر کوئی سخت بوجھ رکھا ہوا ہے یا وہاب قریب ہے دوسری مرتبہ آپ نے پھر اُس ندا کو سنا - اور اپنے کانوں کو اُسکے سننے سے باز نہ رکھہ سکے - آپ نے سر مبارک سے عمامہ ہٹایا اک ایسے نور کا شعلہ معلوم ہوا کہ آپ کو غش آگیا - جب آپ کو ہوش آیا تو آپنے ایک فرشتہ کو آدمی کی شکل میں دیکھا اور اوسنے آپکو یوں مخاطب کیا - اے محمد میں جبرئیل ہوں - اسکے بعد فرشتہ نے ایک پارچہ حریر دکھلایا جسپر کچھہ حروف لکھے ہوئے تھے - پھر کہا اقراء - یعنی پڑھہ - آپ نے فرمایا کہ میں پڑھنے نہیں جانتا - میں امی ہوں - فرشتہ کا یہہ جواب قرآن مجید کے سورۂ علق میں درج ہے - جو یہہ ہے*

ترجمہ- پڑھہ ساتھہ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا - جسنے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے لہو سے - پڑھہ اور پروردگار تیرا بڑا کرم کرنے والا ہے جسنے سکھلایا ساتھہ قلم کے - سکھایا آدمی کو جوکہ نہیں جانتا - ہرگز نہ یوں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکھتا ہے اسنے تئیں امیر و غنی - تحقیق طرف پروردگار تیرے کے ہے پھر جانا - کیا دیکھا تونے اوس شخص کو کہ منع کرتا ہے بندے کو جب نماز پڑھتا ہے - کیا دیکھا تونے اگر ہو اوپر ہدایت کے یا حکم کرے ساتھہ پرہیزگاری کے - کیا دیکھا نے جھٹلایا اور منہہ پھیرا - کیا نہ جانا اوسنے کہ اللہ دیکھتا

کریگا پس اکٹھا کریگا اُنکو طرف اپنے سب کو *

آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم مسلمانون کے عقیدے میں خاتم النبیین ہیں آنحضرت مکے میں دسویں اپریل سنہ ۵۷۰ عیسوی میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان موقر اور ممتاز قبیلۂ قریش تھا - آپ کے جد امجد کعبہ کے جو اُس زمانہ میں عرب کے بت پرستون کا تیرتھ بنا تھا - کلید بردار تھے - آپ کے والد ماجد قبل آپکی ولادت شریف کے گزر چکے تھے اور والدہ شریفہ آنحضرت کی چھہ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں اسوجہ سے آپ اپنے چچا ابو طالب کی حفاظت میں رہنے لگے *

آنحضرت نازک اندام تھے - اور آپ کے اوپر تکلیف جسمانی کا اثر بہت جلد ہوتا تھا - آنحضرت کے خیال کی قوت - نفس نفس کی رفعت - محسوسات کی نزاکت و لطافت نہایت انگیز تھیں - مزاج میں نہایت محبت و شفقت تھی - آپ کو بچوں اور خانوان والے کا بہت شوق تھا - اپنے کام پر اوروں کا کام مقدم رکھتے تھے بات چیت میں ظرافت کو بڑا ہی دخل تھا نیا نہے حدیث میں ہی کہ آپکا قد شریف میانہ تھا اور صورت مبارک پر [illegible] و بات بہت تھا جسے کہ آپکے سن شریف چالیس برس کا ہوا آپ ایک غار میں جسکا نام حرا تھا اور جو مکے سے ایک گھنٹہ کا کا راستہ ہی اسرا ہونے لگتے - یہاں پر اپنے مذہبی خیالات پر غور کرنا اختیار فرمایا بعد سبب کے فوریں آپنے ایک ندا سنی - یہ آواز دوسری مرتبہ پھر آئی

میں آج سے آپ کو اپنی قوم پر رسول سمجھونگی -
خوش ہو جائیے کہ اللہ آپ کو سب کے سامنے شرمندہ
نہیں کریگا کیا آپ اپنے اہل قوم کو پیار کرتے نہیں رہے -
کیا آپ نے اپنے ہمسایوں پر عنایتیں نہ کیں - کیا آپ نے
غریبوں کو خیرات نہیں دی - کیا آپ نے مسافر نوازی
نہیں کی - کیا آپ وعدے کے سچے نہیں ہیں اور کیا
آپ نے ہمیشہ حق کی حمایت نہیں فرمائی خدیجہ
نے جو کچھ آنحضرت سے سنا سب اپنے عزیز ورقہ
ابن نوفل سے بیان کیا اور انہوں نے بھی جوش و
خروش سے اس اعجازی واقعہ کو قبول کیا -
اور کہا کہ الحمد للہ - ابن عبد اللہ سچ کہتے
ہیں - محمد صلعم کے ذریعے سے بڑا قانون آئیگا جو
موسیٰ کے قانون کے مانند ہوگا - ان سے کہو کہ اپنے
دل کو اُمید سے قوی رکھیں - میں اُنکی مدد کرونگا -
با وجود اس اطمینان دہی کے آنحضرت کی پریشانی
باقی رہی - جبرئیل کے مکالمہ کا اثر آپکے دل پر رہا -
اور جو الفاظ اُنہوں نے پڑھے تھے وہ آپ کے دل پر
نقش بنے رہے - آپ کو ابتک یقین نہ تھا کہ آپ کو
اعلاء ایمان کرنا چاہئے - اسپر طرہ یہ ہوا کہ قریش
نے آپکی ہنسی اڑانی شروع کی - اس پریشانی
اور تشویش کی حالت میں آپ پہاڑوں کی طرف
تشریف لے گئے اور اپنی کملی اوڑھ کر گذشتہ واقعات
پر غور کرنے لگے - اتنے میں جبرئیل امیں پھر تشریف
لائے اور فرمایا *

ترجمہ - اے کپڑے کے اوڑھنے والے - کھڑا ہو اور

ہی ہرگز اوسکو بار نہوگا ۔ البتہ ہم گھسیٹینگے اوسکو
پیشانی کے بالوں سے ۔ وہ پیشانی کہ جھوٹی ہی
خطاکار ۔ پس چاہئے کہ بلاوے مجلس اپنی کو ۔ ہم
بلائینگے فرشتوں کو دوزخ کے ۔ ہرگز یوں مت کہا مان
اوسکا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو *

حضرت جبرئیل اسقدر کہکر چپ ہوگئے ۔ آں
حضرت نے دیکھا کہ جسم اقدس میں گویا ایک آسمانی
نور سما گیا ۔ اور آپنے اوس پارچۂ حریر کو ملاحظہ
فرمایا جسپر معجزات تحریر تھے اور جوکچھہ زمانے کے
بعد قرآن شریف میں ظاہر کئے گئے جب آپ اوس نوشتہ
کو دیکھہ چکے تو قاصد ربانی یہہ کہکر " کہ اے محمد
صلعم تو بیشک رسول خدا ہوگا جیسا میں فرشتۂ خدا
جبرئیل ہوں " غائب ہوگیا ۔ حضرت رسول خدا اسبات پر
خوف زدہ ہوئے اور صبح سویرے لرزاں و ترساں آپ
کاشانۂ مبارک کو تشریف لائے اور اپنی زوجۂ مطہرہ
حضرت خدیجہ سے سب کی تمام باتیں بیان کین ۔
اور یہہ بھی فرمایا مجھے تردد ہی کہ نہین معلوم جو
کچھہ میں نے سنا اور دیکھا وہ صحیح ہی اور آیا میں
خدا کا رسول ہوں اور میرے ذریعہ سے اصلاح مذہب
ہوگی یا نہیں یا یہہ سب خواب و خیال کی باتیں تھین
یا سب سے بدتر یہہ ہی کہ شیطان آیا تھا " مگر حضرت
خدیجہ نے اوس خوف سے جو عورت میں ہوتی ہی
جوکچھہ گذرا تھا اسکو ٹھیک ٹھیک جان لیا اور کہا "
آپکو بشارت خوش آیند جبرئیل لائے ہین ۔ قسم ہی
اوس ذات کی جسکے ہاتھہ مین خدیجہ کی روح ہی

آخر کار آپکے مخالف بہت غصہ ہوئے اور چاہا کہ آپ کو
ڈر دھمکی سے چپ کردیں - جبکہ مخالفت بہت
بڑھی حضرت کی جرأت نے پردہ حجاب سے قدم باہر نکالا -
ابو طالب نے چاہا کہ آپ کو بات بڑھانے سے باز رکھیں
لیکن رسول خدا نے عہد کر لیا تھا - آپ نے جواب
دیا کہ " کہ اگر وہ لوگ آفتاب کو، آپکا مخالف بناکر
سیدھے ہاتھہ کی طرف رکھدیں اور ماہتاب کو الٹے
ہاتھہ کی طرف تب بھی آپ اس امر اہم کو ترک
نہ فرماوینگے " اب مکہ میں رسول اور دادخواہان رسول پر
بہت مظالم ہونے لگے - اور آخر کار آپ نے اپنے صحابہ
کو ہجرت کی صلاح دی - اور مدینہ کو جہاں چند
مسلمان رہتے تھے جانیکی ٹھہرائی - بہت سے مسلمانوں
نے اس صلاح کو منظور جان کر مکہ چھوڑ دیا - لیکن
آنحضرت اسپر بھی مکہ میں خدا کی وحدانیت کا
وعظ بہت زور شور سے کرتے رہے - آخر دشمنان اسلام
و خدا نے آپ کے قتل کی تدبیر کی اور چند بیباک
بدمعاشوں نے آپ کو سوتے میں ہلاک کرنا چاہا - لیکن
قبل ازیں کہ یہہ لوگ حرم سرائے نبوی تک پہونچیں
آنحضرت کو وحی کے ذریعہ سے اس ارادے کی خبر
ہوگئی - رسول خدا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے
اور اُن سے فوری ہجرت کا ارادہ بیان کیا - اسطرف
قاتلوں کا گروہ ناپاک آپ کے کاشانہ کی طرف آیا اور
کواڑوں کی دراڑوں سے جھانک کر اپنے نادرست میں
خیال کیا کہ رسول خدا بستر مبارک پر سبز چادر اوڑھے
استراحت فرماتے ہیں کچھہ دیر تو انہوں نے باہر انتظار

لوگون کو ڈرا - اور - اپنے پروردگار کی بڑائی کر - اپنے کپڑون کو پاک کر - اور چھوڑ دے ناپاکی کو - اور کسی کو زیادہ لینے کے واسطے مت دے - اور اپنے پروردگار عالم کے واسطے صبر کر - پس جب پھونکا جاویگا صور - یہہ دن بھاری ہوگا - اور کافرون کے واسطے آسان نہین ہوگا" (سورۂ مدثر) *

اب آپکو معلوم ہوا کہ بیشک آپ سے اور جبرئیل سے دو بدو گفتگو ہوئی - اور آپکو حکم ابلاغ رسالت ہوا - اور جو کچھہ آپکو کہا ہی اُسکی تعلیم آپکو دیجائیگی - پس جس قدر خوف آپ کے دل میں تھے دور ہوگئے اور آپ نے خوش خوش فرمایا *

ترجمہ - قسم ہی دن چڑھے کی - اور قسم ہی رات کی جب ڈھانک لے - نہیں چھوڑ دیا تیرے رب نے اور نہ ناخوش رکھا - اور پچھلی حالت تیرے واسطے البتہ بہتر ہی پہلی حالت سے - اور البتہ پروردگار تیرا تجھکو دیگا اور تو راضی ہو جائیگا - کیا نہین پایا تجھکو یتیم اور جگہہ دی - اور پایا تجھکو راہ بھٹکا ہوا اور راہ دکھائی - اور پایا تجھکو فقیر پس غنی کیا - پس یتیم پر قہر مت کر اور مانگنے والے کو مت ڈانٹ اور اپنے پروردگار کی نعمتون کو بیان کر (سورۂ والضحیٰ)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس تشریف لائے اور نہ آہستگی اشاعت حق شروع کی - آپکی زوجہ بی بی خدیجہ اور چچیرا بھائی حضرت علی اور چند قریب تر رشتہ دارون نے پہلے اسلام قبول کیا لیکن آپ کے خاندان کے لوگ آپکی باتون کی حقارت کرتے رہے

اسی زمانہ سے سنہ ہجری نکلا ہی - فی الحقیقت یہہ بھی مثل عیسائیوں کے ہی جو اپنے سنہ کو حضرت عیسیٰ کے روایتی زمانۂ پیدایش سے لیتے ہیں - ہماری کتاب کا حجم اسقدر قلیل ہی کہ ہم رسول خدا کی زندگی کا پورا حال نہیں لکھہ سکتے - مگر اسقدر کہنا کافی ہوگا کہ یہہ پہلی پہل چھوٹی سی جماعت آخرکار ہزاروں اور لاکھوں تک پہونچگئی - یہاں تک کہ تمام جزیرہ نماے عرب خداے برحق کی اطاعت کرنے لگا - جب آپنے دیکھا کہ زمانۂ قیام حیات کم رہا ہی تو آپنے خدا کی عبادت میں اوقات شریف صرف کرنا شروع کئے - اور جب وہ روز سعادہ آیا تو پلنگ پر لیٹتے ہوئے آنحضرت آہ سرد فرمانے لگے کہ اے الله میری سکرات موت میں مدد کر - اور اپنے بندے کے قریب آ - آپکی زوجہ مطہرہ بی بی عائشہ پلنگ کے پاس تقدیس و تمجید میں مشغول تھیں - اور آپ فرما رہے تھے - " اے الله اپنے بندے کی بخشش کر اور اعلیٰ علیین میں جگہہ دے - ہمیشہ کے واسطے جنت - استغفار - ہاں - اور اپنے برگزیدہ لوگوں کا ساتھہ عطا کر - " یہہ کلمات کہتے ہوئے آپنے رحلت فرمائی اور آپکی روح پر فتوح واصل بحق ہوگئی - روز رحلت دوشنبہ ۸ جون سنہ ۶۳۲ع اور سال دھم ہجرت تھا - دنیا کے بہت بڑے اور لاثانی شخص نے جسمیں مجموعۂ شاعر - رسول اور مقنن کے اوصاف موجود تھے اور جو ایک مذہب اور سلطنت کا بانی تھا اسطرح رحلت کی *

اب ہم اُن ارکان اسلام کو بیان کرتے ہیں جنکا

کیا اور صلاح کرتے رہے کہ سوتے میں ہلاک کریں یا جب
رسول خدا باہر نکلیں - لیکن آخر کار دروازہ توڑ کر
پلنگ کی طرف جھپٹے - جو صاحب سوتے تھے بیدار
ہوئے - اور آنحضرت کی جگہہ پر ان لوگوں نے حضرت
علی کو پایا - اسبات سے انکو بہت تعجب ہوا اور سب
نے بالاتفاق پوچھا کہ "محمد کہاں ہیں" حضرت علی نے
بترش روئی جواب دیا کہ " میں نہیں جانتا - کچھہ
میں انکا محافظ و دربان نہیں " اور یہہ کہہ کر چلے
گئے - اور کسی شخص کو انمیں سے آپ کو آزار دینے
کی جرأت نہوئی - اس عرصہ میں رسول اللہ اور
ابوبکر نے رات کی تاریکی میں مکہ سے نکل کر غار ثور
میں پناہ لی - جونہی ان صاحبوں نے غار میں قدم
رکھا تھا کہ لوگوں کی دوڑ سے آہٹ معلوم ہوئی ابوبکر
اگرچہ بہت جری آدمی تھے لیکن اسپر بھی ڈرے کہ
مبادا یہہ لوگ انکی پوشیدگی کی جگہہ کو دیکھہ
پائیں - اسپر انہوں نے رسول خدا سے کہا کہ " یا رسول
اللہ ہمارے تعاقب کرنے والے بہت ہیں اور ہم صرف
دو " محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے جواب دیا
کہ " دو نہیں ہم تین ہیں کیونکہ ہمارے ساتھہ خدا
بھی تو ہی " یہہ مہاجر تین روز تک غار میں پوشیدہ
رہے - اور چوتھے دن مدینہ کو روانہ ہوگئے وہاں پہونچکر
بجائے کسی حفاظت تلاش کرنیوالے مہاجر کے آپ کا
استقبال مثل ایک بادشاہ کے ہوا *

یہاںپر یہہ لکھنا مناسب ہی کہ تمام مسلمان
مورخ ہجرت رسول اللہ سے سال قائم کرتے ہیں اور

گناہ کا مرتکب ہوتا ہی تو وہی نیکی کا فرشتہ بائیں
طرف والے سے کہتا ہی کہ سات گھنٹے تک اس بدی
کو مت لکھو - شاید یہہ شخص پشیمان ہو اور توبہ
کرکے معافی حاصل کرے *

دوسرا جزو - کتب مقدس آسمانی پر ایمان لانا
ہی - مثل انجیل - توریت - زبور و قرآن کے - مگر
سب سے زیادہ یقین قرآن مجید پر ہونا چاہئے *

لفظ قرآن عربی اسم فعل قرء سے مشتق ہی -
جسکے معنے پڑھنا یا وہ چیز جسکو پڑھنا چاہئے - قرآن
شریف کے ۱۱۴ - چھوٹے بڑے حصے ہیں - جنکو سورت
کہتے ہیں اور جو بمنزلہ بابوں کے ہیں - ہر ایک باب
میں الگ الگ آیات ہیں - اور وہ بھی چھوٹے
بڑے ہیں - ہر سورت کا ایک خاص نام ہی - جو
بعض جگہہ اُس بیان یا اُس شخص سے ماخوذ ہی
جسکا اوسمیں مذکور ہی - لیکن یہہ نام ایک خاص
قابل لحاظ لفظ سے جو اُس سورة میں ہوتي ہی لیا
جاتا ہی - بعد نام کے ہر سورہ (باستثنائے نویں کے)
بسم اللہ الرحمن الرحیم - کے پر شوکت جملے سے شروع
ہوتي ہی اور جسکے معنے ہیں - شروع کرتا ہون مین
ساتھہ نام اللہ کے بخشش کرنیوالا مہربان - قرآن شریف
کی زبان بالعموم پاکیزہ اور فصیح مانی گئی ہی - اور
سبھوں نے قبول کر لیا ہی کہ یہہ عربی زبان کا ایک
عمدہ معیار ہی - اوسکا طرز بیان عمدہ اور فصیح ہی
اور خاصکر جہان پر اوامر و نواہی وعدہ و وعید کا
مذکور آتا ہی - اوسمیں خدا کے کاموں اور گزشتہ

ذکر پہلے یہان آیا - ہمنے پہلے کہا ہی کہ اسلام کا سب
سے اہم عقیدہ اللہ کی وحدانیت پر یقین اور بت
پرستی سے گو وہ کسی صورت مین کیون نہو - نفرت
کرنا ہی - ہمنے چھہ مشہور اور برگزیدہ رسولون کا ذکر
کیا ہی - اسکے علاوہ اور بھی انبیاء ہین - جیسے داؤد -
عزرا - یوشع - شعیب - ذوالکفل علیہم السلام وغیرہم *
دوسرا رکن ملائکہ پر جو کارکنان قضا و قدر ہین
ایمان لانا ہی - فرشتے اپنے - درجات - خدمات اور
قرب الہی کے لحاظ سے مختلف مراتب رکھتے ہین -
کچھہ عرش الہی کے گرد عبادت مین اور کچھہ تسبیح
و تہلیل مین مشغول ہین بعضے تعمیل احکام کرتے
ہین - اور بعض اللہ سے بندونکی سفارش کرتے ہین
ان سب مین ممتاز چار بڑے فرشتے ہین - (۱) حضرت
جبرئیل - فرشتہ وحی - جنکی خدمت مقدرات لکھنا
ہی - (۲) حضرت میکائیل جو دین حق کے واسطے
لڑتے ہین (۳) حضرت عزرائیل ملک الموت - (۴)
حضرت اسرافیل جو قیامت کے دن صور پھونکینگے -
انہی فرشتون مین ایک گروہ معقبات کا ہی جنمین
سے دو ہر ایک بنی نوع انسان کے اوپر مقرر ہین - اور
دہنے بائین رہتے ہین - اور اوسکے ہر قول و فعل کو
لکھتے رہتے ہین - ہر دن کے ختم ہونے پر وہ اپنی
روزانہ رپورٹ آسمان پر لیجاتے ہین - اور اونکے عوض
مین دوسرے روز دوسرے فرشتے آتے ہین - مسلمانون
کی روایت کے مطابق ہر ایک نیکی دس گنی داہنے
ہاتھہ کا فرشتہ لکھتا ہی اور جب کوئی آدمی کسی

داہنے ہاتھوں نے امن دی ہی - کیونکہ اللہ اترانے
والوں کو دوست نہیں رکھتا - وہ لوگ جو بخل
کرتے ہیں اور لوگوں کو بخیلی کا حکم دیتے ہیں اور
چھپاتے ہیں وہ چیز کہ دی ہی اللہ نے اونکو
اپنے فضل سے - اور مقرر کیا ہی ہمنے واسطے نا شکری
کرنے والوں کے عذاب برا - اور جو لوگ کہ خرچ کرتے
ہیں دکھانے کو لوگوں کے * اور اسی بات کا پہر ذکر
ہی - و یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما
و اسیرا — انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء
ولا شکورا - ترجمہ — اور کھلاتے ہیں کھانا اللہ کی
محبت کیوجہ سے محتاجوں کو اور یتیموں کو اور قیدیوں
کو - کہکر کہ کھلاتے ہیں ہم تمکو واسطے رضامندی اللہ
کے اور نہیں چاہتے ہم تمسے کوئی بدلا اور نہ شکریہ -
سورۂ چہارم - یسئلونک ما ذا ینفقون * قل ما انفقتم
من خیر - ترجمہ — سوال کرتے ہیں تجھکو کیا خرچ
کریں - کہہ جو کچھہ خرچ کرو تم مال سے (۱) دیگر -
الذی یوتی مالہ یتزکی * و ما لاحد عندہ من نعمۃ
تجزی * الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی * ولسوف یرضی -
ترجمہ - وہ جو دیتا ہی مال اپنا پاک ہونے کو اور
نہیں واسطے کسی کے نزدیک اوسکے نعمت سے کہ بدلا
دیا جاوے مگر چاہنا رضامندی اپنے پروردگار بلند کا -
البتہ شتاب راضی ہوگا (۲) *

ایک دوسرے کی غیبت کرنے کی برائی

اسطرحپر آئی ہی ۔ ان اللہ لا یحب خوانا من کان اثیما *

(۱) سورۂ بقرہ - دوم - مترجم - (۲) سورۂ واللیل ۹۲ - مترجم -

رسولوں اور انبیا کے حالات کے متعلق روایات درج ہیں - دوسرے حصہ میں ضروری قواعد - و ہدایات - اخلاقی و مذہبی خوبیوں پر نصائح اور سب سے بڑھکر خدائے واحد کی عبادت اور تعظیم اور تسلیم و رضا کی تعلیم مندرج ہی *

ہمکو مسلمین کے عقیدہ بعث بعد الموت - جنت الفردوس - بصلہ اجر - جزا و سزا - اور مسئلہ تقدیر کے بیان کی چنداں ضرورت نہین - کیونکہ جو شخص کسی قدر بھی عیسائی مذہبی کتابوں سے واقف ہوگا وہ انکو خوب سمجھیگا *

خیرات کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہی - جیسا کہ اس قرآن کی عبارت سے ظاہر ہی -

و اعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا و بالوالدین احسانا و بذی القربی و الیتمی و المساکین و الجار ذی القربی و الجار الجنب و الصاحب بالجنب و ابن السبیل و ما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخوران الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل و یکتمون ما اتیہم اللہ من فضلہ و اعتدنا للکافرین عذابا مہینا - و الذین ینفقون اموالہم رئاء الناس -

ترجمہ — اور عبادت کرو اور اللہ کے ساتھہ کسی چیز کو شریک مت لاو اور ماں باپ - قرابت دار - یتیم - فقیر - اور غریب اور اجنبی ہمسایہ - اور بیٹھنے والوں کے ساتھہ اور مسافروں کے ساتھہ احسان کرنا - اور ان بندیوں کے ساتھہ جنکو تمہارے

(۱) ابتدائے بیان - قرآن - مسٹر سیل (۲) سورۂ نساء
(۳) سورۂ نساء مترجم *

مر - یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ و البغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلوٰۃ

ترجمہ - اے لوگو جو ایمان لائے ہو بتحقیق شراب اور جوا اور تھان بتوں کے اور تیر فال کے ناپاک ہیں کام شیطان کے سے پس بچو اوس سے تاکہ تم فلاح پاو - سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے یہہ کہ ڈالے درمیان تمہارے عداوت اور بغض بیچ شراب اور جوئے کے اور روکے تمکو خدا کی یاد اور نماز سے (۱)

مقصد ۵ دیگر اصول اسلامی محبت برادرانہ کے ایک یہہ بھی قرآن میں مذکور ہی - وزنوا بالقسطاس المستقیم - ولا تبخسوا الناس اشیاءہم ولا تعثوا فی الارض مفسدین - ترجمہ - اور تولو ساتھہ ترازو سیدھی کے اور مت کم دو لوگوں کو چیزیں اونکی اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے (۲)

یتیموں کے بارہ میں یوں ہی - و اتوا الیتمٰی اموالہم و لا تتبدلوا الخبیث بالطیب - ولا تاکلوا اموالہم الی اموالکم - انہ کان حوبا کبیرا - ترجمہ - اور دو یتیموں کو مال اونکے اور مت بدلو پاک کو ناپاک سے اور مت کھاو مال اونکے ساتھہ مال اپنے کے تحقیق ہی یہہ گناہ بڑا (۳)

واما الیتیم فلا تقہر - و اما السائل فلا تنہر - ترجمہ

(۱) سورۃ انعم یعنی مائدہ - (۲) سورۃ شعراء ۲۶ مترجم
(۳) سورۃ نساء ۴ مترجم -

ترجمه — تحقیق الله نہیں دوست رکھتا ہے خیانت کرنے والے گناهگار کو (۱) یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا - ترجمه - اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت گمانوں سے تحقیق بعضا گمان گناہ ہی اور مت جاسوسی کرو اور نہ غیبت کرے بعض تمہارے بعض کی - سورہ ۴۹ (۲)

طمع کی بھی ممانعت کی گئی ہی - ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضکم علی بعض - ترجمه - اور مت آرزو کرو اوس چیز کی کہ بزرگی دی ہی الله نے ساتھہ اوسکے بعضے تمہارے کو اوپر بعض کے (۳) سورہ چہارم *

عورتوں کی تعظیم اور دزرگداشت کا حکم قرآن شریف میں اسطرحپر ہی — واتقو الله الذی تساءلون به والارحام - ان الله کان علیکم رقیبا - ترجمه - اور ڈرو الله سے جسکے نام سے مانگتے ہو آپسمیں اور ڈرو قرابت سے تحقیق الله ہی اوپر تمہارے نگہبان (۴) *

شرابخواری اور قمار بازی کی بھی قطعی ممانعت ہی - یسئلونک عن الخمر و المیسر - قل فیہما اثم کبیر - ترجمه - سوال کرتے ہیں تجھکو شراب اور جوے سے کہہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہی - سورہ ۲ - (۵) اور

(۱) سورۂ نساء - (۲) سورہ حجرات - مترجم - (۳) سورۂ نساء - (۴) سورہ نساء - اس آیت کا انگریزی ترجمه مختلف ہی "قرابت سے" کی جگہه ہیں "عزت کرو عورتوں کی جنہوں نے جنا ہی" اور غالبا اسی وجہ سے یہاں حوالہ دیا ہی - مترجم - (۵) سورۂ بقر*

اخیر میں هم دیکهینگے که قرآن اسکی صاف صاف برائی کرتا هی که کسی قسم کی تکلیف گناه کے کفارے میں سہی جائے - برخلاف اسکے اوسمین صاف اسکی تعلیم هی که هر شخص اپنے گناهون کا خدا کے سامنے جوابده هی - " وه جو خدا جو عالم و دانا هی تمکو تمهاری کسب نیکی کی جزا سے محروم نهین رکهیگا - اور وه رحم اور بخشش کرنیوالا هی "
اور عیسائیت کے ان دو عقیدون یعنی حضرت مسیح کی صلیب پر چڑهه جانے سے نجات عالم - اور خدا کے فضل سے دل کی تبدیلی - کو برطرف رکهه کر قرآن شریف هر ایک انسان پر یهه فرض کرتا هی که وه اپنے گناهوں کا کفاره دے بخشش حاصل کرے اور داخله جنت کے لائق بنے - (۱)

یہان پر یهه کہنا بهی مناسب هی که ایک بیہوده خیال عیسائیوں کو مسلمانون کی طرف سے یهه هی که مسلمانوں کے نزدیک عورتون کی روح نہین بلکه وه ارواح نباتے اسکے که عالم آخرت مین گناه کی سزا اور نیکی کی جزا پائیں - مثل ارواح وحوش و طیور بالکل فنا هوجائینگی - یهه عقیده سچے مسلمانون کا نہیں - برخلاف اسکے بہت سی آیات قرآن سے صاف یهه کہتے هیں که عورتیں دوسرے عالم مین نه صرف برے کاموں کی سزا پائینگی بلکه اونکو مثل مردون کے نیکیون کا اجر بهی ملیگا - اور اُنکی اور مردون کی حالت مین خداتعالی کوئی امتیاز نهین فرمائے گا *

---

(۱) دیکهو قرآن شریف سورهٔ آل عمران - سورهٔ نساء - سورهٔ رعد - سورهٔ نحل - سورهٔ مومن - سورهٔ فتح - سورهٔ حدید -

یس جو یتیم ہو پس مت قہر کر - اور جو مانگنیوالا ہو پس مت ڈانٹ (۱)

قرآن شریف میں جن مناهی کا ذکر آتا هی اونمیں سے غلاموں کے ساتھ بیرحمی - خود کشی اور اسراف بھی هیں - خدا و شرم کا تمام مسلمانوں پر فرض هی - اور موت کے دن تک بوته ملتوی رکھنے کی سخت ممانعت هی (۲)

مذهب اسلام کے مخالفون کا سب سے بڑا اعتراض یہه هی که اسلام اور تقدیر مرادف الفاظ هیں اس بحث پر هم صرف اتناهی کہینگے که ایسا سمجھن اون لوگوں کے تعصب اور جہل کا صرف ثبوت هی جو اوسکو زبانپر لاتے هیں - جو کچھه رسول خدا کی تمام سوانح عمري اور قرآن مجید سے پایا جاتا هی وه یہه هی که تقدیر بالکل ایک بنائی هوئي بات هی - کیونکه ایک مرتبه نہیں بلکه اکثر گویا اسی خیال سے جانکر بچنے کے واسطے رسول خدا حتّی الوسع صاف انکار فرماتے رهے هیں - اور اپنی راے کی تائید میں جان جورف لیک صاحب فیلو آف دي منترالوجیکل سوسائٹي "عیسائي مذهب اوسکی حکیمانه اصول اور اعدا " کے مصنف جیسے عالم کی تصانیف هم پاتے هیں اور ڈاکٹر (۳) ڈیوس صاحب بھی همارے راے کی تائید کرتے هیں *

---

(۱) سورۂ ضحی ۹۳ مترجم - (۲) دیکھو قرآن سورۂ بقر- سورۂ بنی اسرائیل - سورۂ نور - سورۂ شعراء - مترجم - (۳) دیکھو ڈاکٹر ڈیوس صاحب کا آرٹیکل کوارٹرلی ریویو میں -

جزو ہوجائے - اور اوسکا سوچا سمجھا کام ہو - کہ تسلیم
و رضا میں سچا ہو - اوسکے تعلقات ایسے ہوں کہ جب
خدا کے یہاں سے تفویض روح کا پیام پہنچے - تو وہ
اپنی جان اسطرح دیدے جیسے کوئی ڈر کر غالب
دشمن کو دیتا ہی - بلکہ اسطور پر جیسے کوئی اپنی
مال کے حوالہ کرتا ہی جو دن تمام ہونے پر اپنے بچے
کو سلا دیتی ہی "- پس اسی قطع کے الفاظ میں
مسلمانوں کا مسئلۂ رضا بقضاے خدا بھی بیان کیا
جاسکتا ہی *

خاتمہ پر میں اون لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں جو
مسلمان ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں یا وہ جو اپنے خیالات
اور یقین کی مضبوطی سے عیسائیت چھوڑ کر مسلمان
ہوگئے ہیں - کہ آپکو اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے
تضحیک - برائی اور غلط بیانیوں کی امید رکھنا
چاہیے - حضرت رسول خدا کے زمانہ میں بھی یہی
ہوا ہی اور تا اختتام دنیا یونہیں ہوتا رہیگا - اور ایسے
ہی لوگوں کی تسکین دہی اور اطمینان قلب کے واسطے
خدا نے قرآن میں الگ آیت وحی کی ہی *

یمنون علیک ان اسلموا - قل تمنو علی لااسلامکم -
بل اللہ یمن علیکم ان ہداکم والایمان ان کنتم صادقین
ان اللہ عالم غیب السموات والارض - واللہ بصیر بما
تعملون - ترجمہ - احسان کرتے ہیں اوپر تیرے یہہ کہ
وہ مسلمان ہوے کہہ مت احسان رکھو اوپر میرے
مسلمان ہونے اپنے کا - بلکہ اللہ احسان رکھتا ہی اوپر
تمہارے یہہ کہ ہدایت کیا تمکو طرف ایمان کے اگر

مذہب اسلام نہہ ہی اور یہی مذہب اون اٹہارہ
کروڑ بنی نوع انسان کا ہی جو آج خاتم الرسل اور
اعظم الرسل کے احکام کو قبول کرتے اور دن میں پانچ
مرتبہ خداے قادر و توانا کی بندگی کرتے ہیں *

دین اسلام مراکو سے شمالی ساحل افریقہ کو طے
کرتا ہوا ترانسوال اور زنجبار تک پہیل گیا ہی مصر
اور سلطنت ترکی پر تو حاوی ہی ہی - بلکہ عرب
فارس - افغانستان - اور ترکستان - میں بہی اسلام ہی
ہی - ہندوستان میں چار کرور دس لاکھ باشندے
مسلمان ہیں - ملایا میں بہی وہ خوب ثبوت کے
ساتھہ قائم ہی اور چین بہی مستحکم ہی - اور اوسکی
اشاعت کے لئے واعظون کی جماعتیں تمام دنیا میں
کامیاب ہو رہی ہیں - اسی دینی برادری کی طرف
ہم اپنے انگریزی ملکی بہائیون کو بلاتے ہیں اور اسی
دین کو پیش کرتے ہیں کہ وہ قبول کریں - ہم اون
سے درخواست کرتے ہیں کہ تعصب جو زمانۂ دراز
سے چالاک اور مکار پادریون کا ڈالا ہوا اونکے دل میں
چلا آتا ہی چہوڑدیں - اور اس کہدینے سے مطمئن نہوا
کریں کہ ہر ایک بظاہر محال مسئلہ مذہبی " ایک
راز ہی " خدا کے سچے اور اصلی مذہب میں راز ہاے
سر بستہ " خام خیالاں اور کج فہمان گمراہ کا ہوائی
آواز کی جگہہ پر ہیں *

ڈاکٹر ماڈسلی صاحب پر معنی اور سنجیدہ الفاظ
میں کیا خوب کہتے ہیں - " ہر شخص کا مسئلہ
مذہب یہہ ہونا چاہئے ـــ جو اوسکی طبیعت کا ایک

هو تم سبھی ۔ تحقیق اللہ جانتا ہی پوشیدہ چیزیں
آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ دیکھتا ہی جو
کچھہ کرتے ہو تم *

فقط